REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۵ صلح ۱۳۳۸ ھش ۱۵ جنوری ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو باوجود علالت، کمزوریٔ طبع اور سر درد کی شدت کے دینی امور میں از حد مصروف رہنا پڑتا ہے۔ احباب خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

"جرمنی کے مسئلہ پر مغربی طاقتوں کے رویہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی"

صدر آئزن ہاور اپنی ملاقات میں مسٹر میکویان کو اس امر سے مطلع کریں گے

واشنگٹن ۱۴ جنوری۔ آئندہ ہفتہ کے روز روس کے نائب وزیر اعظم مسٹر میکویان اور صدر آئزن ہاور کے درمیان جو ملاقات ہونے والی ہے امریکہ کے باخبر حلقوں کی قیاس آرائی کے مطابق صدر آئزن ہاور اس میں میکویان پر یہ امر اچھی طرح واضح کر دیں گے۔ کہ جرمنی کو دوبارہ متحد کرنے اور برلن کے مسائل پر مغربی طاقتوں کے رویّہ میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے البتہ ان مسائل پر چار طاقتی کانفرنس منعقد کرنے کے امکان کو وہ مسترد نہیں کریں گے۔ امریکہ کے اعلیٰ سرکاری ذرائع نے کہا ہے کہ صدر آئزن ہاور اور مسٹر ڈلس مسٹر میکویان سے جو بھی بات کریں گے۔ اس بارے میں اتحادی طاقتوں سے پہلے ہی مشورہ کر لیا گیا ہے۔ اور باہمی صلاح و مشورے سے جو فیصلے ہوئے ہیں۔ اس ملاقات میں ان فیصلوں کی روشنی میں ہی مسٹر میکویان سے بات چیت کی جائے گی۔

ملک میں تعمیرِ نو کا علیحدہ بیورو قائم کر دیا گیا

عصبی رجحانات کا قلع قمع کرنے اور قومی وحدت کا تصور راسخ کرنے کا پروگرام

کراچی ۱۴ جنوری۔ حکومت پاکستان نے تعمیر نو کا ایک بیورو قائم کیا ہے جو وزارت اطلاعات و نشریات کے ساتھ ملحق کام کرے گا۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق پاکستان کی نئی حکومت کے سامنے اس وقت جو مقاصد ہیں۔ ان میں پاکستان کے اتحاد اور آزادی کی ضمانت و بقا کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ حکومت چاہتی ہے کہ پاکستان کے تمام حصوں کے باشندوں کے ذہن میں پاکستانی قوم کی وحدت کا تصور راسخ کیا جائے۔ ان کے عصبی رجحانات کا قلع قمع کیا جائے۔ اور مختلف لسانی طبقاتی اور معاشرتی عناصر کو ایک قوم واحد میں شیر و شکر کیا جائے۔ پاکستان کی نئی حکومت نے یہ تہیہ بھی کیا ہے۔ کہ وہ قوم کے اقتصادی وسائل کو ترقی دینے کے ساتھ ساتھ معاشرتی اور ثقافتی اداروں کو ترقی دینے کے اہم فریضے کو بھی اولین ترجیح دے۔ ملک میں ایک ایسا نظم تعلیم رائج کرے جو اس کے تقاضوں کے مطابق ہو۔ اور نوزائیدہ قوم کی روز افزوں ضروریات کے لئے سرکاری افسر، فنی کارکن اور اہل حرفت پیدا کرنے کے علاوہ ذمہ دار شہری بھی پیدا کرے۔

اعلان کے مطابق بیورو کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہوگی کہ وہ عوام کے سامنے حکومت کی پالیسیوں کی وضاحت کرے۔ تاکہ وہ انہیں سمجھ کر اس کی زیادہ سے زیادہ تائید و حمایت کریں اس مقصد کے پیش نظر بیورو حکومت کی پالیسیوں کے ردعمل کا مطالعہ اور تجزیہ کرے گا اور متعلقہ حکام کو مناسب کارروائی کے لئے متوجہ کرے گا۔

چین نے بھارتی علاقے پر قبضہ نہیں کیا

نئی دہلی ۱۴ جنوری۔ یہاں سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کی گئی ہے۔ کہ چینی فوجوں نے وادی ہوتی میں بھارتی سرزمین کے کچھ علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یاد رہے کہ ہندوستان ٹائمز نے یہ خبر شائع کی تھی کہ چینی فوجوں نے تبت کی سرحد کے قریب یو پی کے شمالی حصہ میں بھارتی علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

متاعِ بیش قیمت

نیکیوں میں مسابقت کی روح وہ بیش قیمت متاع ہے۔ کہ جس کا بدلہ رب العزت نے اپنا قرب مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ محض ایک خوش آئند وعدہ ہی نہیں بلکہ وہ اپنے عملی سلوک سے اس کا ثبوت مہیا فرماتا ہے چنانچہ ابن ابی قحافہ کا صدیق اکبر اور امیر المومنین جیسے ارفع و اعلیٰ مراتب کو پالینا اسی وعدہ کا ایفا نہیں تو اور کیا ہے؟

پس اگر آپ بھی قربِ الٰہی کے خواہاں ہیں۔ تو یہی وصف اپنے اندر پیدا کریں — وقفِ جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک اپنا وعدہ نہیں بھجوایا۔ تو جلدی کریں اور وقت کو ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سابقون میں شمار ہونے سے رہ جائیں!

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

ناظم وقف جدید

مارشل ٹیٹو بھارت پہنچ گئے

مدراس ۱۴ جنوری۔ یوگوسلاویہ کے صدر مارشل ٹیٹو کل رنگون سے مدراس پہنچ گئے بھارت میں وہ ایک ہفتہ قیام کریں گے۔ مارشل ٹیٹو آج طیارے پر دہلی جائیں گے۔ توقع ہے کہ بھارتی دارالحکومت میں اپنے قیام کے دوران میں یوگوسلاوی صدر بین الاقوامی امور پر پنڈت نہرو سے تبادلۂ خیالات کریں گے

لیفٹیننٹ جنرل شیخ کا عزم لاہور

لاہور ۱۴ جنوری۔ پاکستان کے وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل شیخ ۱۶ جنوری کی شام کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔

تونس کے لئے امریکی اسلحہ

تونس ۱۴ جنوری۔ کل تونس کی بندرگاہ بیزرتہ میں ایک جہاز سے امریکی اسلحہ اترنا شروع ہو گیا۔ اس جہاز میں ۴۰۰ ٹن امریکی اسلحہ آیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر، بی اے ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ جنوری

عقل کا کارنامہ

اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں انسان کو دی ہیں۔ ان میں سے عقل کا درجہ سب سے بلند ہے۔ کیونکہ انسانی زندگی کا یہی چراغ راہنما ہے۔ لیکن عقل کے بھی مدارج ہیں۔ ادنےٰ ترین درجہ کی عقل تو حیوانوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ جو فی ذاتہٖ کئی مدارج رکھتی ہے۔ مختلف حیوانوں میں عقل کا مختلف درجہ ہوتا ہے۔ گدھے اور کتے کی عقل میں بڑا فرق ہے۔ اس کے باوجود من حیث الکل حیوانی عقل انسانی عقل کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتی۔ انسانی عقل کا ادنےٰ درجہ بھی اگرچہ حیوانی عقل سے بہت اونچا ہے۔ لیکن خود انسانوں میں بھی عقل کے مدارج ہیں ادنےٰ ترین درجہ وہ ہے جب انسان نفس امارہ کا کلی طور پر غلام ہوتا ہے۔

ایسی عقل کے بھی بڑے مدارج ہیں۔ ایک وحشی سے لے کر مہذب ترین انسان تک اس کا سلسلہ چلا جاتا ہے اگر ایسی عقل کو بالکل کھلا چھوڑ دیا جائے۔ جیسا کہ آجکل عقیدت پرستوں کا رجحان ہے۔ تو دنیا چند دنوں میں تباہ ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک اور قوت کو عقل پر حاکم بنایا ہے۔ جس کو اسلامی اصطلاح میں نفس لوامہ کہتے ہیں نفس لوامہ کے عمل سے عقل کی ماہیت ہی بدل جاتی ہے۔ مادی عقل کا تو یہ کام ہے۔ کہ انسان اس کی مدد سے مادی قوتوں کے اسرار پر حاوی ہو جاتا ہے۔ یہی عقل ہے۔ جو سائنس اور فلسفہ کے اصول دریافت کرتی ہے۔ اور تجربہ اور مشاہدہ سے مادی قوتوں کی وسعت اور ان کے ایک دوسری پر عمل کی جانچ پڑتال کرتی ہے۔ فی ذاتہٖ یہ عقل بھی جہاں تک علوم و فنون کی ترقی کا تعلق ہے نہایت مفید ہے۔ لیکن اگر نفس لوامہ اس پر حاکم نہ ہو تو جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ یہ عقل دنیا کی تباہی کا باعث بن سکتی ہے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے عقل پر نفس لوامہ کے عمل سے ایک اور قوت انسان میں رونما ہوتی ہے۔ جسکو اخلاقی عقل کہا جا سکتا ہے۔ اس کے بھی کئی مدارج ہیں ادنیٰ درجہ میں اس کی یہ صورت ہوتی ہے۔ کہ انسان دوسروں کو اس لئے ضرر نہیں پہنچاتا۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ دوسرے بھی اس کے جواب میں اس کو ضرر پہنچائیں گے۔ لیکن جب اس کا امکان سامنے نہ ہو۔ تو انسان دوسروں کو نقصان پہنچانے سے نہیں چوکتا۔

اخلاقی عقل کا اعلیٰ ترین درجہ وہ ہے جب بظاہر کسی انتقام کے ڈر سے نہیں۔ بلکہ اصولی طور پر انسان دوسروں کے ساتھ رواداری کا سلوک کرتا ہے۔ اگرچہ اس کی بنیاد وہی ہوتی ہے۔ لیکن اب یہ انفرادی حدود سے نکل کر اجتماعی نوعیت اختیار کر لیتی ہے۔ لیکن اس درجہ میں بھی انسانی عقل کے منتہی درجہ کو نہیں پہنچتا۔ اس کا مقام اس وقت آتا ہے۔ جب محض رضائے الٰہی کے لئے انسان نیک اعمال کی طرف رجوع کرتا ہے۔

قرآن کریم میں بار بار عقل کا استعمال کرنے کی ہدایت آتی ہے۔ مثلاً جہاں اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کے منوانے کے دلائل بیان کرتا ہے۔ تو وہ افلا تعقلون کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔ یا کسی اور روحانی قدر کا احساس دلاتا ہے۔ تو پھر بھی عقل کی طرف رجوع دلاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ روحانی اقدار کو محسوس کرنے کے لئے بھی عقل ہی کی ضرورت ہے۔ ایسی عقل کو ہم روحانی عقل کہہ سکتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر ایک خدا کی بجائے کئی خدا ہوتے تو دنیا کا نظام قائم نہیں رہ سکتا تھا۔ یا جیسے کہ وہ فرماتا ہے کہ زمین و آسمان کی ساخت پر غور کرو۔ کیا اس کی حکمتیں تمہاری راہ نمائی اس طرف نہیں کرتیں۔ کہ ان کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے۔ جب انسانی عقل اس درجہ پر پہنچ جاتی ہے۔ تو بے شک وہ عقل کے بہت اونچے درجہ پر پہنچ جاتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حقیقت کو پانے کے لئے اس سے بھی ایک اونچا درجہ ہے۔

پھر عقل ہی ہماری یہ کھوج لگانے کی طرف راہ نمائی کرتی ہے کہ جب اس کارخانہ پرحکمت کی صانع اور چلانے والی کوئی ہستی لازمی ہے۔ تو کیا ایسی ہستی واقعی موجود بھی ہے۔ اور کیا اس کو جانا بھی جا سکتا ہے۔ اور کیا اس کے ساتھ تعلق بھی پیدا کیا جا سکتا ہے۔ عقل کا تقاضا ہے۔ کہ اس کا جواب "ہاں" میں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو سکتا تو ہماری عقل یہاں تک ہماری راہ نمائی ہی نہ کرتی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایک حیوان کی عقل اسی حد تک اس کی راہ نمائی کرتی ہے۔ جہاں تک اس کی ضروریات زندگی کا تعلق ہے۔ اس کے آگے کوئی حیوان نہیں سوچ سکتا لیکن انسان کی عقل ترقی کرتے کرتے اس نقطہ تک پہونچ جاتی ہے۔ جہاں وہ اس کائنات کا راز معلوم کرنا چاہتا ہے۔ جہاں وہ یہ محسوس کرتا ہے۔ کہ اس کی ضروریات حیات کے لئے لازمی ہے کہ وہ معلوم کرے کہ یہ کائنات کس طرح وجود میں آئی ہے۔ ایک فلسفی ایک سائنسدان جو یہاں تک پہونچ جاتا ہے۔ اس کی روح ابھی تشنہ ہی رہتی ہے۔ خواہ وہ اس طرف توجہ دینے سے گریز کرے۔ لیکن اس کے دل میں ایک کھٹک رہ جاتی ہے۔ یہی کھٹک ہے جو زندگی کے اسرار کے پردے اٹھانے کے لئے اس کو مجبور کرتی ہے یہی کھٹک ہے جو اسکو ذروں سے آگے بڑھا کر جوہر تک پہنچاتی ہے۔ اور جزو لا یتجزیٰ کا سینہ پھاڑ کر اس میں جھانکنے کی آرزو اس کے دل میں پیدا کرتی ہے۔ یہیں پر آ کر انسان پریشان ہو جاتا ہے۔ اور حافظ شیراز کے ساتھ پکارنے لگتا ہے کہ ؎

حدیث مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معمہ را

اگرچہ اس شعر کا صوفیانہ مفہوم کچھ اور ہے۔ لیکن بظاہر اس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ کائنات کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے جستجو نہیں کرنی چاہیئے۔ حالانکہ اس کا صحیح مطلب یہ ہے۔ کہ انسانی حکمت اس حد تک تو ہم کو پہنچا دیتی ہے۔ کہ اس پرحکمت کارخانہ کو بنانے والی کوئی ہستی ہے۔ لیکن آگے نہیں لے جا سکتی۔ اس بات کو شائد علامہ اقبال مرحوم نے زیادہ واضح کیا ہے جہاں آپ فرماتے ہیں ؎

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

لیکن ہم کہتے ہیں کہ بے شک انسانی حکمت اس سے آگے نہیں لے جا سکتی لیکن یہ انسانی عقل ہی ہے۔ جو ہمیں یہ بتاتی ہے۔ کہ جو کھٹک ہمارے دل میں باقی رہ گئی ہے۔ اگر اس کائنات کا کوئی بنانے والا ہے۔ تو اس نے اس کھٹک کا بھی کوئی علاج ضرور رکھا ہو ورنہ یہ کھٹک کیوں رہ جاتی۔ کیوں نہ حیوانوں کی طرح ہم اپنی عقل پر ہی تسکین پا جاتے جتنی ہماری کامل تسکین کے لئے کافی تھی۔ وہ عقل جو محض کائنات کو دیکھ کے اس حقیقت کو پانے سے عاجز آ جاتی ہے۔ وہی عقل ہم کو یہ بتاتی ہے کہ صانع کائنات نے اپنے آپ کو حقیقی طور پر پانے کا بھی کوئی علاج ضرور رکھا ہوگا۔ کیونکہ اس کو پانے کی تشنگی ابھی موجود ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۹ء

مورخہ ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چالیسویں مشاورت کا اجلاس ۱۷-۱۸-۱۹ شہادت ۱۳۳۸ھش مطابق ۱۷ تا ۱۹ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد اطلاع دیں۔

(سکوٹری مجلس مشاورت)

نبیوں کا سردار

تقریر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(۳)

چوتھی دلیل

نُصِرتُ بالرُّعب

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے انبیاء پر اپنی فضیلت کی ایک وجہ یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میری رعب سے مدد فرمائی ہے۔ اور اس قسم کا رعب جو مجھے عطا کیا گیا۔ وہ گزشتہ نبیوں میں سے کسی کو عطا نہیں ہوا۔

مذہبی اور روحانی لحاظ سے آپ کے رعب کا یہ عالم تھا کہ کسی مخالف کو یہ جرأت نہ تھی کہ وہ آپ کا روحانی امور میں مقابلہ کرے۔ یا اپنے مذہب کی فضیلت دلائل و براہین کی رو سے ثابت کرے۔

اور ظاہری لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال رُعب بخشا تھا اور بادشاہ تک آپ کی خدمت کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے تھے۔ چنانچہ ۶ھ میں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کے نام خطوط لکھے تو قیصر روم نے آپ کا خط سُنا اور کہا۔

وقد كنتُ اعلمُ انّهٗ
خارج ولم اكن اظنّ انّهٗ
منكم ولو انّى اعلم انّى
اخلص اليه لاحببت
لقاءه ولو كنت عنده
لغسلت عن قدميه
وليبلغنّ ملكه ما تحت
قدمىّ۔" (مسلم)

یعنی مجھے یہ تو معلوم تھا کہ نبی آخر الزمان ظاہر ہونے والا ہے مگر مجھ کو یہ خبر نہ تھی کہ وہ تم میں سے یعنی اہل عرب سے ہوگا۔ پس اگر میں اس کی خدمت میں پہنچ سکتا تو میں بہت ہی پسند کرتا کہ اس کا دیدار مجھے نصیب ہو۔ اور میں اپنے لئے باعث فخر سمجھتا کہ جناب مقدس کے پاؤں دھویا کروں۔ اور اس کا ملک اس جگہ بھی پہنچ جائے گا۔ جو اس وقت میرے قبضے میں ہے۔

جب ابوسفیان اور آپ کے ساتھیوں نے قیصر روم کے مُنہ سے یہ الفاظ سُنے۔ تو دربار سے باہر آکر حیرانی سے آپس میں کہا کہ آپ کا رعب اور دبدبہ اور آپ کی شان اس قدر بلند ہوگئی ہے۔ انّه ليخافه ملك بنى الاصفر۔ کہ آپ سے قیصر روم بھی خوف کھاتا ہے۔

اس کے بالمقابل جب ایک بدبخت کسریٰ شاہ ایران نے غصہ میں آکر آپ کے پکڑنے کے لئے گورنر یمن کے ذریعہ دو سپاہی بھجوائے وہ شام کے قریب مدینہ منورہ پہنچے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اُس وقت آپ صرف دو چار اصحاب کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے جب انہوں نے کسریٰ کا حکم گرفتاری سُنایا اس وقت وہ دونوں سپاہی ربانی رعب سے بید کی طرح کانپ رہے تھے۔ اور آخر انہوں نے کہا کہ ہمارے خداوند کے حکم یعنی حکم گرفتاری کی نسبت جناب عالی کا کیا جواب ہے۔ تو آنجناب نے فرمایا۔ اس کا جواب کل دیا جائیگا۔ اگلے دن صبح کو جو وہ حاضر ہوئے تو آنجناب نے فرمایا کہ وہ جسے تم خداوند خداوند کہتے ہو وہ آج رات کو مارا گیا اور میرے سچے خدا نے اُسی کے بیٹے شیرویہ کو اس پر مسلط کر دیا۔ سو وہ آج رات اس کے ہاتھ سے قتل ہوگیا اور یہی جواب ہے۔ اور یہ بڑا معجزہ تھا اس کو دیکھ کر بہت لوگ ایمان لائے۔

اسی طرح جب مکہ والوں نے از راہ شرارت ایک شخص کو جس نے ابوجہل سے اپنا قرضہ واپس لینا تھا کہا کہ جاؤ محمدؐ سے کہو کہ وہ قرضہ دلوا دے۔ اور ان کا اس سے مقصد یہ تھا کہ ابوجہل آپ کو بے عزت کریگا۔ اور اگر آپ قارض کے ساتھ جو مظلوم ہے جانے سے انکار کریں گے تو آپ حلف الفضول کے عہد شکن قرار پائیں گے۔ لیکن جب اس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر درخواست کی تو آپ اس کے ساتھ ہولئے اور ابوجہل سے کہا کہ تم اس کا قرض کیوں ادا نہیں کرتے تو اس پر ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ فوراً اندر گیا اور روپیہ لا کر ادا کر دیا اور لوگوں کے دریافت کرنے پر کہ تم نے یہ کیا حرکت کی ابوجہل نے کہا۔ کہ اگر تم میری جگہ ہوتے تو تم بھی وہی کرتے جو میں نے کیا ہے۔ بات یہ ہے کہ جب محمدؐ نے مجھ سے اس شخص کے لئے قرض کا مطالبہ کیا تو مجھے دو خونخوار سرخ اونٹ دکھائی دیئے اور میں نے ایسا محسوس کیا کہ اگر میں نے محمدؐ کی بات نہ مانی تو وہ مجھے فوراً نگل جائیں گے۔

اسی طرح غزوہ ذات الرقاع سے واپسی پر جب آپؐ ایک مقام پر ایک درخت کے نیچے اکیلے سو رہے تھے۔ اور ایک خونخوار دشمن دعثور نامی نے آپ کی تلوار جو درخت سے لٹکی ہوئی تھی اپنے ہاتھ میں لے کر کہا کہ اے محمدؐ! اب بتا تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا اللہ۔ آپؐ کے اس اللہ کہنے میں کچھ ایسا رعب تھا کہ اس کا ہاتھ لرز گیا اور تلوار ہاتھ سے گر پڑی۔ اس قسم کا رعب کہ بادشاہ اور حکومتیں بھی آپ سے مرعوب تھیں۔ آپ سے پہلے کسی اور نبی کو نہیں ملا تھا۔ پس اس لحاظ سے بھی آپؐ ہی نبیوں کے سردار ہیں۔

پانچویں دلیل

خاتم النّبیّین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر انبیاء پر اپنی فضیلت کی ایک وجہ اپنا خاتم النبیین ہونا بیان فرمائی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ زمانہ کے لحاظ سے پہلے یا پیچھے ہونا کوئی باعث فضیلت امر نہیں ہے بلکہ فضیلت کمالات اور اعلیٰ درجہ کے نافع اعمال اور اچھے کارناموں پر موقوف ہے۔ پس آپؐ کو خاتم النبیین کا لقب بایں معنی عطا کیا گیا کہ آپ پر کمالات نبوت ختم ہیں۔ یعنی نبوت کے جو کمالات پہلے نبیوں میں جزوی طور پر پائے گئے تھے وہ آپ میں مجموعی صورت میں پائے گئے اور آپ مستجمع جمیع کمالات انبیاء ہیں۔ اور نبوت کا کوئی درجہ اور کوئی مقام ایسا نہیں جو کسی نبی کو تو عطا ہوا لیکن آپ کو حاصل نہ ہو۔

پھر آپ اس لئے بھی خاتم النبیین ہیں کہ آپؐ کا فیض تمام نبیوں کے فیض سے بڑھ کر ہے۔ پہلے کسی نبی کو یہ مقام حاصل نہیں ہوا کہ اس کے فیض سے کسی کو نبوت کی نعمت ملی ہو اور وہ اُمتی نبی کہلایا ہو۔ یہ اعزاز بوجہ خاتم النبیین ہونے کے صرف آپ کو ہی حاصل ہے۔ ایک آپؐ ہی وہ مبارک وجود ہیں جن کی اطاعت سے اعلیٰ سے اعلیٰ رُوحانی مقام حاصل ہو سکتا ہے۔ اور آپ کی بعثت کے بعد قیامت تک کے لئے یہ قرار پایا ہے کہ اب کوئی شخص خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو بجز آپ کی متابعت اور پیروی کے انعامات الٰہیہ سے حصہ نہیں پا سکتا۔ اور انعام پانے والے گروہ میں شامل نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

ومن يطع الله والرسول
فاولٰئك مع الذين انعم
الله عليهم من النّبيّين
والصّدّيقين والشّهداء
والصّالحين۔

یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی اطاعت سے آئندہ روحانی انعامات ملیں گے اور روحانیت کے مراتب اربعہ نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت صرف انہیں کو حاصل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ اور آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پُوری پُوری اطاعت کریں گے۔

انبیائے سابقین کے فیض سے ان کے متبعین روحانیت کے صرف تین مراتب حاصل کر سکتے تھے۔ وہ صدیق بن سکتے تھے۔ شہید بن سکتے تھے۔ صالح بن سکتے تھے۔ لیکن سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپؐ کے وسیلہ و طفیل سے آپؐ کے ایک اُمتی کو عند الضرورت مقام نبوت بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"یہ عجیب بات ہے کہ ہمارے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان اور معجزات دیئے گئے وہ صرف اس زمانہ تک محدود نہ تھے بلکہ قیامت تک ان کا سلسلہ جاری ہے۔ اور پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا وہ کسی گزشتہ نبی کی اُمت نہیں کہلاتا تھا۔ گو اس کے دین کی نصرت کرتا تھا اور اس کو سچا جانتا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت آپؐ پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو اُن کی اُمت سے باہر ہو بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہیں کے فیض اور انہیں کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ اُمتی نبی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی۔"

(مضمون ملحقہ چشمہ معرفت)

پس آپؐ کا خاتم النبیین ہونا بھی آپ کے تمام نبیوں سے افضل و اکمل اور ارفع و اعلیٰ ہونے اور ان سب کا سردار ہونے کی دلیل ہے۔

چھٹی دلیل

واقعہ معراج

چھٹی دلیل اس امر کی کہ ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلعم تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ واقعہ معراج ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے مرتبۂ عالی اور بلند مقام کا آپ پر انکشاف فرمایا۔

ہر نبی کو معراج ہوئی۔ لیکن جس شان کی معراج آنحضرت صلعم کو ہوئی اس شان کی کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔

جیسے ہر محب کامل اور عاشق صادق کو اپنے محبوب سے ملنے اور کلام کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اسی طرح سیدنا محمد مصطفےٰ صلعم کے دل میں اللہ تعالےٰ سے ملنے کے لئے تڑپ پیدا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عاشق صادق پر اپنی کمال محبت کے اظہار کے لئے اپنے حضور دعوت دی۔ چنانچہ حضرت جبرئیل آپؐ کو لینے کے لئے آئے۔ آسمانوں پر جانے سے پہلے حضرت جبرئیل آپ کو بیت المقدس میں لائے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"فجمع لی الانبیاء علیہم السلام فقدمنی جبرئیل حتی اممتھم"

پھر میری خاطر تمام انبیاء وہاں جمع ہوئے اور جبرئیل نے مجھے آگے کر دیا۔ اور میں نے سب نبیوں کی امامت کی۔ گویا اس رنگ میں آپ کے تمام نبیوں کے سردار ہونے کا اعلان کیا گیا۔ اور تعبیری رنگ میں اس کے یہ معنے تھے۔ کہ آپ ایک ایسے کامل نبی ہیں کہ آپ کی امت میں سے بکثرت ایسے لوگ پائے جائیں گے جو مختلف انبیاء کے قدم پر ہوں گے۔ بعض حضرت ابراہیمؑ کے اور بعض حضرت موسیٰؑ کے اور بعض حضرت عیسیٰؑ اور بعض حضرت یعقوبؑ اور بعض حضرت ایوب اور بعض حضرت یوسفؑ علیہم کے مقامات کو حاصل کریں گے۔ اور جو روحانی شربت ان انبیاء اور دوسرے انبیاء کو پلایا گیا۔ وہی شربت آپ کے کامل متبعین نہایت کثرت سے نہایت لطافت سے اور نہایت لذت سے پئیں گے اور وہ ان نوروں اور برکتوں کے وارث ہوں گے جن سے اللہ تعالےٰ نے اپنے انبیاء کو نوازا تھا۔

پھر اس کے بعد حضرت جبرئیل آپؐ کو لے کر سات آسمانوں پر یکے بعد دیگرے پہنچے اور ہر آسمان پر داخل ہونے سے پہلے یہ سوال کیا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے۔ حضرت جبرئیل نے جواب دیا کہ محمدؐ پھر دریافت کیا گیا کہ کیا انہیں لانے کے لئے تم بھیجے گئے تھے تو آپ نے اثبات میں جواب دیا۔ آسمانوں میں آپ کی مختلف انبیاء سے ملاقات ہوئی۔ صحیح بخاری کی ایک روایت کے مطابق ساتویں آسمان میں حضرت موسےٰؑ سے ملاقات ہوئی۔ پھر جب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتویں آسمان سے بھی آگے تشریف لے گئے تو حضرت موسےٰ کی زبان سے بے ساختہ نکل گیا

رب لم اظن ان یرفع علیّ احد

کہ اے میرے رب مجھے یہ خیال نہ تھا کہ کوئی مجھ سے بھی زیادہ بلند و بالا مقام رکھتا ہے۔ گویا حضرت موسےٰؑ نے سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کا تمام انبیاء کے مقام سے ارفع و اعلےٰ ہونا تسلیم کر لیا۔ پھر آپ اور اوپر گئے اور ایسے اعلیٰ مقام پر پہنچے جسے اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا و دنا الجبار رب العزۃ فتدلی حتی کان منہ قاب قوسین او ادنیٰ

یہ وہ مقام تھا کہ جہاں حضرت جبرئیل بھی پیچھے رہ گئے اور شوق ملاقات میں آپ اکیلے خدا تعالےٰ کے قریب ہوئے چونکہ خدا تعالےٰ کے دل میں بھی آپ کی محبت موجزن تھی۔ "فتدلی" اسلئے خود اللہ تعالےٰ بھی آپ کو لینے کے لئے نیچے اتر آیا تھا کہ ملاقات میں دیر نہ ہو اور جیسے مہمان جب میزبان کے گھر کے دروازہ پر پہنچتا ہے۔ تو اس کی عزت افزائی کے لئے صاحب مکان دروازہ تک آجاتا ہے۔ اور مہمان کو اپنے ساتھ اندر لے آتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے محب و محبوب سے معاملہ کیا حضرت جبرئیل تو اللہ تعالےٰ سے ملاقات کا مقام دکھا کر پیچھے رہ گئے۔ اور آنحضرت صلعم اس مقام کے قریب ہوئے تو اللہ تعالیٰ آپ کو لینے کے لئے آیا اور دونوں کی ملاقات ہو گئی۔

فکان قاب قوسین او ادنےٰ۔

یعنی اس ملاقات کے وقت آپ میں اور خدا میں کامل اتحاد ہو گیا۔ عرب میں یہ رواج تھا کہ جب دو آدمیوں میں پیار و محبت ہو جاتی اور ایک دوسرے کے دوست بن جاتے۔ تو وہ ایک ہی کمان سے تیر چلاتے تھے اور مطلب یہ ہوتا تھا کہ جدھر ایک کا تیر جائے گا ادھر ہی دوسرے کا تیر جائے گا۔ اس طرح اللہ تعالےٰ اور محمدؐ میں وحدت مقصد سے متعلق معاہدہ ہو گیا

فاوحی الی عبدہٖ ما اوحیٰ

پس محمدؐ جو بوجہ عبودیت خدا تعالیٰ کی صفات کے کامل مظہر بن کر مقام جمع پر فائز تھے۔ اللہ تعالےٰ نے تنہائی میں جو باتیں کیں اور محب و محبوب اور میزبان و مہمان میں جو گفتگو ہوئی اس کی کیفیت لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی اور اس کیفیت کا اندازہ تمام مخلوقات کے قیاس اور گمان و وہم سے باہر ہے۔ وہ ایک نہایت ہی اعلیٰ اور اصفیٰ اور اجلیٰ وحی کی قسم تھی جو اور کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئی اور نہ اس قسم کی روشن تجلّی کسی اور نبی کے لئے ہوئی۔ پس معراج بھی آنحضرت صلعم کے نبیوں کے سردار ہونے کی دلیل ہے

(باقی)

باغ احمدؐ کی ایک اور بلبل خاموش ہوگئی

(از مکرم و محترم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب)

کل ۱۰/۱/۵۹ کو مسجد مبارک سے لاؤڈ سپیکر سے اعلان ہوا کہ ہمارے بھائی محمد حسین خانصاحب ٹیلر ماسٹر جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھے آج فوت ہو گئے ہیں۔ ان کا جنازہ ابھی نماز عصر کے وقت پڑھا جائے گا۔ احباب جلد مسجد مبارک میں پہنچ جائیں۔ جونہی یہ آواز میرے کان میں پڑی میں نے سمجھ لیا یہ وہی بھائی ہیں جن سے مسجد مبارک میں نمازوں کے وقت بار بار ملاقات ہوا کرتی تھی ہاں یہ وہی تو ہیں۔ جو محبت بھرے دل کے ساتھ مصافحہ کیا کرتے تھے۔ اور اخوت کا گہرا سبق دیا کرتے تھے۔ یقیناً ان کا مصافحہ محبت کا وہ رنگ رکھتا تھا۔ جس میں جنت کے میووں کی چاشنی پائی جاتی تھی۔ جنت کے میوے کیا۔ اس سے اس چاشنی کی لذت محسوس ہوتی تھی۔ جو کہ ہمارے پیارے مولا نے ہماری روحوں کو پلائی ہوئی ہے۔ جس کی نسبت ہمارا مسیح ہمارا محیی کہتا ہے ؎

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
اس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

اسی چاشنی کی نسبت ہمارا پیارا قرآن ہاں ہماری زندگی کا جام قرآن کہتا ہے "خلقت بیدی" پھر میرا شعور مجھے بتلاتا تھا کہ یہ وہی تو ہیں۔ جن سے بار بار ملاقات ہوا کرتی تھی اور جو ہر ملاقات کے وقت بلبل نغمہ سرا کی طرح اپنے رب کے احسانوں کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے کہ میرے مولا نے مجھے بشارت دی تھی کہ تو ہجرت کر کے اپنے پیارے مسیح کے قدموں میں قادیان چلا جائے گا۔ پھر اپنی ہجرت قادیان کا مفصل ذکر کیا کرتے تھے اور رقت کی وجہ سے آواز بھر جاتی تھی اور یہ آواز میرے جیسے ناچیز کو زندگی کے جام کے گھونٹ پلانے لگتی تھی۔ اس وقت میرا دل اپنے رب محسن کے شکر سے لبریز ہو جایا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اس نے کیسے کیسے روحانی حسین پیدا کئے ہیں اور میری روح کو خوشی پہنچانے کے لئے ایسے حسینوں کو میرے پاس لے آتا ہے جو اپنی عشق مولا میں ڈوبی ہوئی داستان سنا کر میری روح کو تازہ کرتے ہیں۔

میں اس پیارے متوفی کے بارہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جب کبھی ان کے ساتھ مل بیٹھنے کا موقعہ ملا ہے۔ بجز اس راگ کے اور کچھ نہیں سنا کہ میرے مولا کا کس قدر احسان ہے کہ مجھے اپنے پیارے مسیح کے قدموں میں قادیان لے آیا۔ اور پھر اس نے قادیان میں مکان کے ملجانے کی بشارت دی اور وہ بھی مل گیا۔ اور پھر وہ اس بات کا ذکر بھی شکر مولا کے رنگ میں کیا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے فلاں وقت سے اپنے کپڑے سلوانے مجھ سے شروع کر دئے۔ پھر ان کے چہرے سے اس غم کے آثار بھی نظر آیا کرتے تھے کہ کچھ دنوں سے حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے ان سے کپڑے سلوانے بند کر دئے ہیں۔ آخر میں ایک اور بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آں مرحوم اپنے کامیاب مناظروں کا جو آریوں اور سکھوں کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ تفصیلی ذکر کیا کرتے تھے۔ اور ان کی مذہبی کتابوں کے شلوک وغیرہ سنایا کرتے تھے۔ اور اس طرح پر تبلیغ دین کا ایک ولولہ پیدا کر دیا کرتے تھے۔

یقیناً یہ ایک ایسی روح تھی جو زندہ تھی۔ اور دوسروں کی زندگی کو بھی بڑھانے والی تھی۔ آج یہ بلبل باغ احمد خاموش ہو گئی ہے۔ اللہ اسے اگلے جہاں کی گلستان احمد کی بلبل بننا نصیب کرے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو کیوں پیدا کیا؟

(از حضرت سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب سکندر آباد دکن)

دنیا کی آبادی اڑھائی ارب ہے جس میں مسلمان پچاس کروڑ ہیں اور باقی دو ارب غیر مسلم خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام میں اپنے رسول بھیجے اور ان سب کے ذریعہ صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کی تعلیم دی گئی۔ کچھ عرصہ تک تمام اقوام اپنے اپنے رسول کی تعلیم کے مطابق توحید پر قائم رہیں۔ بعد میں رفتہ رفتہ ہر ایک قوم مختلف مشرکانہ عقائد میں مبتلا ہوگئی۔

بعض قومیں انسان کو خدا سمجھ کر پرستش کرنے لگ گئیں۔ بعض انسانوں کو خدا کا بیٹا سمجھ کر اس کی پرستش کرنے لگ گئیں۔ بعض بت کی۔ بعض سورج کی۔ چاند کی۔ آتش کی۔ گائے اور پتھر وغیرہ کی پرستش کرنے لگ گئیں۔ اس طرح دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ مشرک ہوگیا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے اس کی سزا جہنم ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی بہت بڑی مخلوق کو جو غلط راہ پر جا رہی ہے اس کو بچانا اشد ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض کر دیا کہ وہ ان کی راہنمائی کریں۔ کیونکہ ان کی اصلاح صرف اسلام کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی کرنا مسلمانوں پر واجب کر دیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے ساری مسلم قوم اسی مقصد کے لئے پیدا کی ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (سورۃ ۳ آیت ۱۱۰)

یعنی تم بہترین جماعت ہو جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے اور بدی سے روکتے ہو۔ دوسری تمام اقوام پر بھی خدا تعالیٰ کی عبادت فرض ہے مگر وہ گمراہ ہو گئی ہیں وہ دن رات روپیہ کمانا اور عیش و آرام کرنا جانتے ہیں۔ جس کا نتیجہ وہ مرنے پر ہی دیکھ لیں گے۔ مگر مسلمانوں پر خدا تعالیٰ نے فرض کر دیا ہے کہ وہ ان کی رہنمائی کے کام پر لگ جائیں اور اس کام کے لئے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کی جان و مال خرید لئے ہیں اور اس کے بدلے میں جنت جیسی عظیم الشان نعمت کا وعدہ کیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (سورۃ ۹ آیت ۱۱۱)

یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی جان و مال خرید لئے ہیں اور اس کے بدلے میں ان کے لئے جنت ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس فرمان سے ہمیں سمجھنا اور یاد رکھنا چاہیئے کہ جو کچھ مال ہمارے پاس ہے وہ سب کا سب خدا تعالیٰ کا مال ہوگیا۔ اس کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھنا چاہیئے۔ اور جو کام ہم پر فرض کیا گیا ہے۔ اس کام پر خرچ کرنا چاہیئے تا خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہم جنت حاصل کر سکیں۔ مسلمان کی زندگی کا مقصد یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے دوسروں کی رہنمائی کے لئے خود جان و مال سے قربان ہو جاتا ہے اور جنت کا حقدار ہو جاتا ہے۔ الحمد للہ۔

(۲) گذشتہ زمانے میں مسلمانوں نے اشاعت اسلام کا کام خوب کیا جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کی تعداد کروڑہا تک پہنچ گئی۔ مگر جوں جوں اسلام ترقی کرتا گیا اکثر مسلمان دنیادار ہوتے گئے اور عیش و آرام میں پڑ گئے۔ مگر خدا تعالیٰ کو اشاعت اسلام کا کام ہمیشہ جاری رکھنا منظور تھا۔ اس لئے اس نے یہ انتظام فرمایا کہ ہر صدی کے شروع میں ایک ربانی مجدد مبعوث فرمائے اور اس کے ذریعہ تبلیغی جماعت قائم ہو۔ اس طرح خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ اشاعت اسلام کا کام تا قیامت جاری رہے۔ اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے ایک عظیم الشان مصلح مبعوث فرمایا اس نے ایسی تبلیغی جماعت تیار کی کہ جس کے ذریعہ تمام جہان میں اشاعت اسلام کا کام زور و شور سے جاری ہے۔ الحمد للہ۔

(۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اشاعت اسلام کے متعلق سخت تاکید فرمائی ہے۔ حضورؐ نے مسلمانوں میں سے جنتی فرقہ کی یہ نشانی بتلائی کہ ما انا علیہ واصحابی۔ یعنی میں اور میرے اصحاب جو اشاعت اسلام کا کام کرتے ہیں، اس کی پیروی کرنے والا فرقہ جنتی ہوگا۔

خادم اسلام

عبد اللہ الٰہ دین ۔ سکندر آباد ۳۱/۱۲/۵۸

درخواست ہائے دعا (۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ دو ہفتہ سے بعارضہ بخار کھانسی نزلہ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور دیگر احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (شیخ) عبد الحنان اکاؤنٹنٹ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ۔ ربوہ

(۲) میرا پوتا دودو احمد ابن عبد الستار صاحب دو ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

بدر دین ٹھیکیدار دارالرحمت ربوہ

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ ۵۸ء کی مختصر روئداد

مختلف اہم موضوعات پر تقاریر

۲۶ دسمبر کا پہلا اور دوسرا اجلاس

پہلا اجلاس مردانہ جلسہ گاہ سے سنا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر اور دعا کے بعد حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی تقریر ذکر حبیب پر اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی تقریر مذہبی رواداری پر سنی گئیں۔ اس کے بعد نماز جمعہ و عصر ادا کی گئی۔

ڈیڑھ بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے کی۔ محترمہ امۃ اللہ صاحبہ آف لاہور نے پنجابی میں نظم سنائی۔ اس کے بعد امۃ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ ملک سیف الرحمن صاحب فاضل نے اسلامی اخلاق پر اظہار خیال کرتے ہوئے بتایا کہ اسلامی اخلاق یہ نہیں کہ انسان طبعی حالتوں کو اعتدال اور عقل کے تقاضوں کے مطابق استعمال کرے بلکہ اسلامی اخلاق یہ ہیں کہ وہ ان حالتوں کو اعتدال اور عقل کے تقاضے کے مطابق خدا کی خاطر اور با خدا انسان بننے کے لئے استعمال کرے۔ آپ نے صدق۔ صبر۔ غصہ اور غیبت وغیرہ کی تشریح کرتے ہوئے چند مثالیں پیش کیں۔ بعدہٗ پنجابی کی نظم سنائی گئی جو دلچسپی سے سنی گئی۔ نظم کے بعد محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے نظام خلافت پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ نبی دنیا میں الٰہی نظام کو قائم کرنے کے لئے آتا ہے اور خلیفہ اسے تکمیل تک پہنچاتا ہے۔ خلیفہ خدا تعالیٰ خود بناتا ہے۔ اس کے متبعین کا کام یہ ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ قدیم سے ہم خدا تعالیٰ کی یہ سنت دیکھتے ہیں کہ جب بھی نظام خلافت کو توڑنے کی کوشش کی گئی تو نظام خلافت سے تعلق رکھنے والے کامیاب ہوئے۔

محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم اے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد پر تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو جس مقصد کے لئے پیدا کیا وہ آیت مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ سے واضح ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر اس نے اپنے خالق ہونے کے سب سے بڑے شاہکار انسان کو پیدا کیا اور اس کی راہنمائی کے لئے انبیاء کا سلسلہ قائم کیا۔ مگر بھولنا انسان کی فطرت میں ہے اس لئے جب لوگ خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کرنا بھول گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیدا کیا تا دوبارہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دین دنیا میں قائم ہو۔

محترمہ سعیدہ حبیب صاحبہ ایم اے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسرے انبیاء کے مقابل پر خصوصیات بیان کیں۔ آپ نے بتایا کہ یہ خصوصیات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ آپ خاتم الانبیاء تھے اور آنے والے نبی آپ کی امت سے ہی آ سکتے ہیں۔ اور آپ کو مان کر نہ صرف انسان صالحیت شہیدیت اور صدیقیت کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔ بلکہ نبی کا درجہ بھی حاصل کر سکتا ہے۔

بعدہٗ ایک نظم کے بعد پونے چار بجے جلسہ کا پروگرام ختم ہوا۔ جلسہ میں مستورات کی تعداد کم و بیش پندرہ ہزار تھی۔

۲۷ دسمبر کا اجلاس

آج زیادہ تر پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے ہی سنا گیا۔ میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ نے معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نبیوں کا سردار کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ دونوں تقاریر نہایت دلچسپی سے سنی گئیں۔ اس کے بعد دو بچیوں نے نظمیں سنائیں۔ اور اس کے بعد محترمہ عزیزہ راشدہ آف خوشاب نے ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر اظہار خیال کرتے ہوئے بیان کیا کہ ہم سب اس سردی میں سفر کی تکالیف برداشت کرتی ہوئی مرکز میں صرف اس غرض کے لئے آئی ہیں تا خدا تعالیٰ کی برکات حاصل کر کے اپنے گھروں کو واپس جائیں۔ ہمیں چاہیئے کہ نہایت خاموشی سے تقاریر سنیں اور فارغ اوقات میں اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی استغفار اور تسبیح و تحمید میں مصروف رکھیں۔

اس کے بعد چند نظمیں سنائی گئیں اور ضروری اعلانات کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر بہایت خاموشی سے سنی گئی جلسہ میں مستورات کی تعداد کم و بیش پچیس ہزار تھی۔

تحریک عطایا برائے عمارت فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

اخبار الفضل میں خاکسار کی طرف سے وقتاً فوقتاً فضل عمر ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا کی تحریک ہوتی رہی ہے اور جہاں بہت سے احباب نے اس کار ثواب میں حصہ لیا ہے بہت سے دوست ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ لہذا میں ایسے دوستوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ ان کے اس طرف توجہ نہ فرمانے سے تعمیر کا کام تشنۂ تکمیل ہے۔ دوست جلسہ پر تشریف لائے تھے انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ ابھی کافی حصہ ہسپتال کی عمارت کا تکمیل ہونے والا ہے۔ جو حصہ ابھی تعمیر ہونے والا ہے اس پر اندازہ خرچ اڑھائی لاکھ روپیہ ہے۔ اگر دوست اس کارِ خیر میں باقاعدگی کے ساتھ کچھ نہ کچھ حصہ لیتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اتنی رقم مہیا ہو جانا مشکل امر نہیں۔ لہذا میں دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ خدمتِ خلق کے اس ادارے کی تکمیل کی طرف توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ عطیہ دیں۔ تاکہ یہ ادارہ صحیح رنگ میں بنی نوع انسان کی خدمت کر سکے۔ امید ہے دوست اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد

فرضیتِ زکوٰۃ کے متعلق کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ ادائیگی زکوٰۃ ارکانِ اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جہاں بھی نماز کا حکم فرمایا ہے وہاں اس کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اس فریضہ کی طرف خاص توجہ دلائی ہے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ قد افترض علیھم صدقۃً فی اموالھم تؤخذ من اغنیائھم وتُرَدُّ علی فقرائھم (بخاری) یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے مالوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے کہ انکے امراء سے لیکر غرباء کو دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے احبابِ جماعت کو خدمتِ اسلام کیلئے مالی قربانی کرنے کی خاص توفیق اور بے نظیر وسعتِ قلبی عطا فرمائی ہے۔ پس احباب جماعت جہاں دوسری مالی قربانیاں کرنے میں ایک دوسرے سے پیش از پیش رہتے ہیں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو بھی مدنظر رکھیں۔ ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھانے اور ان کو پاکیزہ کرنے کا موجب ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ضروری اعلان برائے احباب جماعتہائے احمدیہ سرحد

میں چاہتا ہوں کہ اس سال جماعتہائے احمدیہ سرحد کے اصل باشندوں اور ان باہر سے آئے ہوئے افرادِ جماعت کی تاریخ احمدیت محفوظ کر لوں۔ جو ہر ضلع کی ہر تحصیل یا گاؤں یا شہر میں سکونت پذیر ہیں۔ مجھے ماہ جنوری ۱۹۵۹ء کے اخیر تک بذریعہ اعلان ہذا مطلع کریں کہ وہ خود احمدی ہوئے یا اُن کے والد۔ کس کی تحریک سے۔ کب۔ اور بیعت کب کی کس اخبار میں اعلان بیعت ہوا۔ احمدیت میں کیا خدمتِ سلسلہ بجا لائے اور کیا خدمات کی ہیں۔ کہاں شادی کی۔ کوئی اولاد ہے تو ان کے نام اور تعلیم اور ذریعہ معاش۔ اصل باشندہ کہاں کے ہیں اور کب سے سکونت سرحد میں ہے۔ حال کا پتہ۔

جو دوست سرحد سے باہر کراچی۔ لاہور یا کسی اور مقام پر ہیں وہ بھی مخاطب ہیں۔

قاضی محمد یوسف احمدی

امیر جماعتہائے احمدیہ سرحد

سینما بینی کی لعنت سے نوجوانوں کو بچائیں

موجودہ زمانہ میں گذشتہ زمانہ کی نسبت بہت بڑھ چڑھ کر بے دینی بڑھانے والی مخرب الاخلاق چیزیں پیدا ہو گئی ہیں۔ سینما بھی انہی چیزوں میں شامل ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ ۱۴ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور نے اس خطبہ میں گانے بجانے کی عادت اور اس کے نقصانات جو اقوام کو پہنچے ہیں۔ نہایت مؤثر الفاظ میں بیان فرمائے ہیں۔ سینما بینی کی لعنت سے چھڑانے کے لئے حضور نے تحریک جدید کے مطالبات میں سے پہلا مطالبہ رکھا تھا۔ جو سادہ زندگی کا مطالبہ تھا اور اس میں سینما اور تماشے بھی شامل فرمائے تھے۔ چنانچہ کتاب مطالبات تحریک جدید کے صفحہ ۳۰ پر اس کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں حضور فرماتے ہیں:-

(۱) اس کے متعلق میں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشے میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے بکلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا جائز نہیں"۔

(۲) نیز حضور فرماتے ہیں:-

سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔ اس لئے قطعاً ممنوع ہونا چاہیئے۔ مگر میں ہمیشہ کے لئے اس کی ممانعت نہیں کرتا کیونکہ یہ حرمت کی صورت ہو جاتی ہے فی الحال ضرورت دینی کے لحاظ سے اس کی ممانعت کرتا ہوں"۔

پس سینما اپنی ذات میں بُرا نہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو۔ اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ میری یہی رائے ہے کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے"۔

نیز فرماتے ہیں:-

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف گھرانوں کی لڑکیوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا۔ اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے"۔

(مطالبہ ص۳۲ تا ص۳۳)

اس اقتباسات سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ سینما کے متعلق سلسلہ احمدیہ کی کیا رائے ہے اور کہ جماعتوں کو چاہیئے کہ نوجوانوں کو بار بار اس کی قباحت بتائی جائے۔ اور اس سے روکا جائے۔

(ڈپٹی ناظر اصلاح و ارشاد — ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کے آئندہ امتحان

کے متعلق ضروری اعلان

جملہ مجالس اطفال کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ سہ ماہی میں ان کے امتحان کے لئے کتاب سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مقرر کی گئی ہے۔ یہ کتاب الشرکۃ الاسلامیہ گول بازار ربوہ سے ۸ نئے پیسے فی نسخہ کے حساب سے مل سکتی ہے۔ بیس سے زائد نسخے اکٹھے لینے کی صورت میں قیمت ۷ نئے پیسے فی نسخہ ہو گی۔ کتاب ڈاک کے ذریعہ بھی منگوائی جا سکتی ہے

مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین زعما اور مجالس اطفال کے مربی صاحبان سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس امتحان میں شریک کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور بچوں کو تحریک کریں۔ کہ وہ ابھی سے اس کی تیاری شروع کر دیں۔ کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ گذشتہ امتحان کی نسبت اس میں بہت زیادہ تعداد میں بچے شامل ہوں۔

(مہتمم اطفال)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۴۶۸۵ میں سید نور شاہ ولد سید محمد شاہ قوم سید بخاری پیشہ دکانداری عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۸۷ گ ب اللہ آباد ڈاکخانہ چک ۲۸۸ گ ب ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ / ۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خداوند تعالےٰ زندہ ہیں۔ میری آمد بذریعہ دکانداری معمولی دیہات کی دوکان ہے رسالانہ آمد دو صد روپیہ ہوتی ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا نیز میرے بوقت وفات جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد بقلم خود نور شاہ

گواہ شد بقلم خود حیدر شاہ سیکرٹری مال سکنہ چک ۲۸۷ گ ب اللہ آباد تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

گواہ شد: سید محمد شاہ بقلم خود سکنہ چک ۲۸۷ گ ب اللہ آباد تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور

نمبر ۱۴۶۸۴ میں سید محمد شاہ ولد سید قربان علی شاہ صاحب قوم سید بخاری پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن چک ۲۸۷ گ ب اللہ آباد ڈاکخانہ چک ۲۸۸ گ ب ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ / ۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ اراضی ساڑھے بارہ ایکڑ یعنی نصف مربعہ واقع چک ۲۸۷ گ ب اللہ آباد تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور میں ہے جس کی قیمت مبلغ ۱۸۷۵۰/ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں

العبد نشان انگوٹھا سید محمد شاہ ولد سید قربان علی شاہ چک ۲۸۷ گ ب

گواہ شد۔ حیدر شاہ بقلم خود سیکرٹری مال سکنہ چک ۲۸۷ گ ب اللہ آباد۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور۔

گواہ شد نور شاہ بقلم خود فرزند حقیقی موصی مذکور۔ چک ۲۸۷ گ ب ضلع لائلپور

نمبر ۱۴۶۵۲:۔ میں فضل الدین ولد خیر الدین قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۶۹ / R.B گھسیٹ پورہ۔ ڈاکخانہ خاص براستہ شاہ کوٹ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ / ۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد تین ایکڑ مالیتی اندازاً ۵۴۰۰/ روپے ہے اور میرا گذارہ کاشتکاری پر ہے۔ اس کے علاوہ مال مویشی اندازاً ۷۰۰/ روپے کے ہیں۔ مندرجہ بالا کل مالیتی رقم ۵۲۰۰/ کا ۱/۱۰ حصہ اور اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی میری دیگر جائداد بھی ہو گی تو یہی وصیت اس پر حاوی ہو گی بوقت وفات جو جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

العبد نشان انگوٹھا فضل دین مذکور

گواہ شد۔ احمد علی بقلم خود ۶۹ / R.B

گواہ شد محمد عارف بقلم خود ساکن ۶۹ / R.B تحصیل جڑانوالہ۔

چوبیس ۲۴ فٹ لمبا گنا

لاہور ۱۳ جنوری۔ چک میاں حسن ارائیں لاہوریانوالہ (ضلع منٹگمری) کے ایک نوجوان طالب علم نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے مسلسل تجربہ کر کے چوبیس ۲۴ فٹ لمبا گنا پیدا کیا ہے۔ اس سے پہلے لائلپور کے زراعتی کالج والوں نے اٹھارہ فٹ لمبا گنا پیدا کر کے ریکارڈ قائم کیا تھا۔ اس گنے کی فصل مذکورہ چک میں محمد اسمٰعیل عرف کاکا لاہوری کے پاس معائنہ کی جا سکتی ہے۔

دھوئیں کے بغیر کوئلہ

لنڈن ۱۳ جنوری برطانیہ کے نیشنل کول بورڈ نے ایک ایسی قسم کا ایندھن بنانے کا منصوبہ تیار کیا ہے جو جلنے پر دھواں نہیں دے گا۔ یہ ایندھن ایک خاص قسم کے کوئلے سے تیار کیا جائے گا جو برطانیہ میں بافراط پایا جاتا ہے۔ اس سے حرارت بھی اتنی ہی حاصل ہو گی جتنی عام کوئلہ سے حاصل ہوتی ہے۔

ایک سو چودہ برس کی عمر میں انتقال

ٹیکساس (امریکہ) ۱۳ جنوری یہاں میکسیکو کی ایک خاتون ایک سو چودہ برس کی عمر کی عمر میں انتقال کر گئی۔ عورت کے ورثاء نے سرٹیفکیٹ پیش کیا ہے اس کے مطابق ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوئی تھی۔

معاہدۂ بغداد کے دفاعی اور اقتصادی پروگرام از سر نو مرتب کئے جائینگے

امریکہ سے تین ممالک کے معاہدے کونسل کے اجلاس سے پہلے طے پا سکنے کی توقع

کراچی ۱۳ جنوری معاہدۂ بغداد کی وزارتی کونسل کا اجلاس ۲۶ جنوری کو کراچی میں ہو رہا ہے۔ اس میں ایسے منصوبے طے کئے جائیں گے۔ جن کے تحت اس تنظیم میں شامل ممالک کے دفاعی، اقتصادی اور مواصلاتی پروگراموں کو نئی صورت دے دی جائے گی۔

اس اجلاس کو کراچی کے سفارتی حلقوں کی نظر میں کافی اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ پچھلے سال عراق میں جو خونیں انقلاب آیا تھا۔ اس کے باعث عراق عملاً اس تنظیم سے باہر ہو چکا ہے۔ عراق میں شاہ فیصل کی حکومت کا تختہ الٹ جانے کے بعد لنڈن میں اس تنظیم کا جو اجلاس ہوا تھا۔ اور جس میں عراق کے سوا تمام رکن ممالک کے نمائندے شریک ہوئے تھے۔ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ساری صورت حال پر از سر نو غور کیا جائے گا۔ تنظیم کے ماہرین اسی وقت سے اس تنظیم کے دفاعی، مواصلاتی اور اقتصادی ڈھانچوں میں تبدیلی کے منصوبوں پر توجہ دیتے آئے ہیں

سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ نئی عراقی حکومت نے معاہدہ کے بارے میں اپنی پوزیشن اب تک واضح نہیں کی۔ عراق نے اب تک نہ (تو) ہی ہے نہ ہاں۔ بایں ہمہ معاہدہ میں عراق کے شریک ہونے کا امکان بہت ہی بعید ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تنظیم کی پالیسی طے کرنے والے عمائد مستقبل کا پروگرام یہ بات سامنے رکھ کر طے کریں گے کہ عراق اس سے الگ ہو چکا ہے۔ مبصروں کا خیال ہے کہ کونسل کے اجلاس کراچی میں عراق کی صورت حال پر مفصل بحث ہو گی۔ ان مبصروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ عراق کے اخراج سے اس تنظیم کی اس حیثیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ کہ ۔۔۔ یہ بدستور دوست ملکوں کی مضبوط اور منضبط جمعیت رہے گی۔ اور متعدد میدانوں میں باہمی امداد اور تعاون کا ذریعہ رہے گی۔

دریں اثنا معاہدہ بغداد کے رکن ایشیائی ممالک اور امریکہ کے درمیان دو طرفہ دفاعی سمجھوتوں کے لئے بات چیت جاری ہے۔

اس سلسلے میں آج ایک باخبر ذریعہ سے دریافت کیا گیا کہ آیا یہ امکان ہے کہ امریکہ سے ان ایشیائی ممالک کے دفاعی سمجھوتوں پر معاہدہ کی وزارتی کونسل کا اجلاس کراچی شروع ہونے سے پہلے ہی دستخط ہو جائیں؟ اس کا جواب ملا۔ ہمیں ایسی ہی امید ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ پاکستان ایران اور ترکیہ نے امریکہ کے سامنے یہ تجویز رکھی ہے کہ وہ (امریکہ) ان ممالک کو ضمانت دے کہ ان میں سے کسی ملک کے خلاف کسی طرف سے بھی جارحانہ کارروائی ہوئی۔ تو امریکہ ان کے دفاع میں امداد کرے گا۔ یہ ممالک جیسے دفاعی معاہدہ طے کرنا چاہ رہے ہیں۔ ان کے تحت امریکہ اس امر کا قطعی عہد کرے گا کہ اگر ان میں سے کسی ملک پر کہیں سے بھی حملہ ہوا۔ تو وہ ان کو مدد دینے کا پابند ہو گا۔

نصاب کی کتابوں میں غلطیاں

لاہور ۱۳ جنوری۔ آج حسب ذیل سرکاری اعلان کیا گیا ہے۔ محکمہ تعلیم کے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ مغربی پاکستان کے سکولوں میں دسویں جماعت تک طلباء کے لئے نصاب کی جو کتابیں مقرر ہیں۔ ان میں نیز سپلیمنٹری ریڈرز میں بہت سی غلطیاں ہیں اس سلسلے میں تعلیمی اداروں کے سربراہوں استادوں اور عوام سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ ذیل میں دی ہوئی تفصیلات کے مطابق ڈائرکٹر محکمہ تعلیم مغربی پاکستان کو ۳۱ جنوری تک مطلع کریں کہ ان کتابوں میں مضامین اور مفہوم کی غلطیاں کونسی ہیں اور زبان یا طباعت کی غلطیاں کونسی ہیں تاکہ اس سلسلے میں محکمہ تعلیم ضروری کارروائی کر سکے۔

(۱) کتاب کا نام (۲) مصنف اور ناشر کا نام (۳) کس جماعت کے لئے مقرر ہے (۴) کونسا ایڈیشن اور کس سال میں طبع ہوئی ہے۔ (۵) کن سے علاقے کے سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے (۶) کون سے صفحہ یا صفحوں میں اغلاط ہیں۔ ۷۔ غلطی کی نوعیت کیا ہے۔

کیوبا میں جمہوریت بحال ہو گئی ہے

نیویارک ۱۳ جنوری۔ کیوبا کے انقلابی لیڈر فیدل کاسترو نے کہا ہے کہ کیوبا میں جمہوریت بحال ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا "کیوبا جمہوریت کی راہ پر گامزن رہے گا۔ کیونکہ نئی حکومت کو عوام کی حمایت حاصل ہے۔ وہ بزور عوام پر مسلط نہیں ہے"۔ فیدل کاسترو نے ان خیالات کا اظہار تین امریکی نامہ نگاروں سے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو کے دوران کیا۔

ترقیاتی منصوبوں کیلئے سرمایہ اب منصوبہ بندی بورڈ منظور کیا کریگا

تعمیری کاموں کی منظوری کے لئے نیا طریق کار وضع کر لیا گیا

کراچی ۱۴ ر جنوری۔ اعلیٰ سرکاری حکام کی کانفرنس جو ملک کے لئے ایک قلیل میعاد ترقیاتی پروگرام مرتب کرنے کے لئے طلب کی گئی تھی کل ختم ہو گئی۔ کانفرنس نے ایک کمیٹی کو اختیار دیا ہے کہ وہ ایک طے شدہ خاکے کے مطابق اس پروگرام کو آئندہ جمعہ تک آخری شکل دے دے۔

خیال کیا جاتا ہے کہ کانفرنس نے ترقیاتی پروگرام کو اس لئے کمیٹی کے سپرد کیا ہے کہ وہ اس میں مزید قطع و برید کر دے۔ کیونکہ کانفرنس نے محسوس کیا تھا کہ ملک کے محدود مالی وسائل کے پیش نظر اس کے تیار کردہ پروگرام میں ابھی اور کانٹ چھانٹ کی ضرورت ہے۔

ترقیاتی کاموں کی منظوری کے طریق کار کو سہل بنانے کے سوال پر غور کرنے کے لئے کانفرنس نے پہلے دن ایک خاص کمیٹی قائم کی تھی۔ کل اس کمیٹی کی سفارشات بھی منظور کر لی گئیں۔ کمیٹی کی سفارش کے مطابق آئندہ تمام مرکزی اور صوبائی ترقیاتی سکیموں پر متعلقہ محکمے جن میں وزارت خزانہ بھی شامل ہو گی مشترکہ طور پر اور ایک ساتھ غور کریں گے۔ یہ سفارش بھی کی گئی ہے کہ اس مشترکہ جائزے کے بعد کسی سکیم کو دوبارہ وزارت خزانہ کے پاس بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سفارش پر عمل درآمد کے بعد بہت سے ایسے مراحل ختم ہو جائیں گے۔ جن سے گذرنے کے بعد ترقیاتی سکیموں کو منظوری ملا کرتی تھی۔ اس فارمولے کے تحت اب کسی سکیم کے مختلف پہلوؤں پر وزارت خزانہ اور دوسرے محکمے علیحدہ علیحدہ غور نہیں کریں گے۔

کہا جاتا ہے کہ کانفرنس نے ایک اور سفارش بھی منظور کی ہے جس کے تحت ترقیاتی مصارف کی مفصل منظوری دینے کا کام آئندہ منصوبہ بندی کمیشن ہی کیا کرے گا۔ اور وہی منظوری سے قبل متعلقہ اداروں اور شعبوں سے مشورہ کیا کریگا۔

کہا جاتا ہے کہ کانفرنس نے ایک اور سفارش بھی منظور کی ہے جس کے تحت ترقیاتی مصارف کی مفصل منظوری دینے کا کام آئندہ منصوبہ بندی کمیشن ہی کیا کرے گا اور وہی منظوری سے قبل متعلقہ اداروں اور شعبوں سے مشورہ کیا کرے گا۔

کانفرنس نے یہ سفارش بھی کی کہ صوبوں کی جن ترقیاتی سکیموں پر ۲۵ لاکھ سے کم متوالی اور پانچ لاکھ سے کم غیر متوالی رقم خرچ ہو اسے مرکزی حکومت کے پاس "انتظامی منظوری" کے لئے بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

یہ علاج قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جب انسان عقل کے اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور اپنی تشنگی بجھانے کی جستجو جاری رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے:۔

الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

یعنی جب کوئی ہماری جستجو کرتا ہے تو ہم خود اپنے ملنے کے راستے اس کو بتاتے ہیں۔ لیکن لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار — ایک راستہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرتا ہے۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کلام کے یہ طریقے ہیں:۔

وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء انہ علی حکیم۔

آؤ اب پھر شروع سے سوچیں۔ یہ عقل ہی کا کارنامہ ہے جو ہمیں اس منزل تک پہنچاتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی نعمتیں انسان کو دی ہیں عقل ان سب میں سے بلند ترین درجہ رکھتی ہے۔

و اخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

تصحیح

الفضل مورخہ ۳ و ۱۰ ر جنوری ۱۹۵۹ء میں نظارت بیت المال کا ایک اعلان زیر عنوان "صدران جماعت و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش" شائع ہوا ہے۔ اسکی چوتھی اور پانچویں لائن میں ایک فقرہ غلط شائع ہو گیا ہے۔ صحیح فقرہ یوں ہے:۔ "وصیت منسوخ ہونے کے بعد چندہ قبول نہ کرنے کی غرض تو یہ تھی کہ انہیں اپنی کوتاہی کا احساس پیدا ہو"۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

اعلانات نکاح

(۱) مؤرخہ ۲۹ ر دسمبر ۱۹۵۸ء بعد نماز عصر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے بیٹے عبد المجید سلمہ کا نکاح امۃ الحمید شریف بنت مولوی محمد شریف صاحب سابق مبلغ فلسطین سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔
دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے۔

(۲) مؤرخہ ۱۰ ر جنوری ۱۹۵۹ء کو بعد نماز عصر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے نواسے شریف احمد ابن مولوی صالح محمد صاحب واقف زندگی کا نکاح ساجدہ بیگم بنت محمد حمید الدین صاحب شہید مرحوم کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار پانچ صد روپیہ حق مہر پڑھا۔
دوست دعا فرماویں کہ اس رشتہ کو اللہ تعالیٰ بہت بہت مبارک کرے۔

(۳) مؤرخہ ۲۹ ر دسمبر ۱۹۵۸ء بعد نماز عصر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میرے نواسے عزیز مبارک احمد ابن مولوی صالح محمد صاحب واقف زندگی کا نکاح صادقہ طاہرہ بنت مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے۔

(خاکسار۔ غلام رسول ٹھیکیدار۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

عزیزم برادرم ملک طاہر احمد صاحب ابن ملک بہادر خان صاحب مرحوم آف خوشاب عرصہ دو سال بیمار رہ کر سرگودھا میں مؤرخہ ۱۱/۱/۵۹ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی عمر ۲۷ سال کی تھی اور محکمہ نہر میں ملازم تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے والہانہ محبت رکھتے تھے اور سلسلہ کے شیدائی تھے۔ مؤرخہ ۱۲/۱/۵۹ کو مرحوم کی نعش ربوہ لائی گئی۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ازراہ شفقت بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور کندھا دیا۔

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

خاکسار محمد نواز ملک
(ٹیلگراف انجنیئرنگ راولپنڈی)